غزل

پروفیسر خالد شبیر احمد

جب سے دل میں آن بسے ہیں کچھ اَن جانے لوگ
بیگانے سے لگتے ہیں اب جانے اور پہچانے لوگ

دشتِ جنوں میں سناٹا اور شہرِ خرد میں شور
فرزانوں کو یاد آتے ہیں اب دیوانے لوگ

حرص ہوس کی آگ لگی ہے جل اٹھے انسان
چھوڑ کے بستی ڈھونڈھ رہے ہیں اب ویرانے لوگ

جن سے راہ و رسم تھی اپنی ، جن سے جان پہچان
کس بستی کو لوٹ گئے وہ اللہ جانے لوگ

آگ لگی ہے کیسے بُجھے ، یہ کون بجھائے آگ
آ گئے آگ بجھانے والے ، آگ لگانے لوگ

ان سے ہی تو دل ہے زندہ ان سے جان میں جان
شہر میں اب جو پھرتے ہیں دو چار دوانے لوگ

لُوٹ چکے ہیں سب کچھ میرا میرے ہی سب میت
نگری بستے آ نکلے تھے کچھ بیگانے لوگ

شکلیں سب کی ایک سی ہیں اور مشکل ہے پہچان
کون ہے ان میں اپنا ہمدم کون بیگانے لوگ

عقل و خرد کے تانے بانے خالدؔ بُنتا جا
لیکن تم سے بازی لے گئے یہ دیوانے لوگ